سوال

(209) عورت نماز پڑھ رہی ہو تو دروازے کی گھنٹی بجے، وہ کیا کرے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

جب میں نماز پڑھ رہ ہوں اور دروازے کی گھنٹی بجتی ہے اور میرے سوا کوئی اور گھر میں نہیں تو ایسی صورت میں میں کیا کروں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

اے سائلہ! جب تو نفل ادا کر رہی ہو تو اس میں گنجائش موجود ہے، یعنی نماز توڑ کر یہ معلوم کرنے میں کوئی مانع نہیں کہ دروازہ کون کھٹکھٹا رہا ہے۔ رہی فرض نماز تو اس میں سوائے کسی اہم چیز کے، جس کو چھوٹ جانے یا ضائع ہونے کا ڈر ہو، نماز توڑنے میں جلدی نہیں کرنی چاہیے۔ اور جب مرد کی طرف سے تسبیح کے ساتھ اور عورت کی طرف سے تصفیق (الٹے ہاتھ پر دوسرا ہاتھ مار کر تالی بجانا) کے ذریعہ آنے والے کو آگاہ کرنا ممکن ہو اس طرح کہ دروازے پر موجود شخص یہ جان لے کہ گھر والی یا گھر والا نماز میں مصروف ہے تو اسی پر اکتفا کرنا چاہیے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"من نابه شيء في صلاته فليسبح الرجال ولتصفق النساء"[1]

"جس شخص کو نماز میں کوئی مسئلہ پیدا ہو جائے تو مرد سبحان اللہ کہہ کر اور عورتیں الٹے ہاتھ سے تالی بجا کر (اس سے آگاہ کریں۔)"

جب دروازہ کھٹکھٹانے والے کو تسبیح یا تصفیق کے ذریعہ سے اس بات سے آگاہ کرنا ممکن ہو کہ گھر میں موجود مرد یا عورت نماز ادا کر رہے ہیں تو ایسا ہی کیا جائے، پس اگر دوری اور عدم سماع کی وجہ سے مذکورہ آگاہی کے طریقے سے بات نہ بنے تو نمازی کے لیے خاص طور پر اپنی نفل نماز توڑنے میں کوئی حرج نہیں۔ رہی فرض نماز تو جب یہ خدشہ ہو کہ دروازہ کھٹکھٹانے والا کسی اہم کام سے آیا ہے تو فرض نماز توڑنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے، پھر بعد میں شروع سے اس کا اعادہ کر لے۔ (سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمۃ اللہ علیہ)

---

[1]۔ صحیح مسلم رقم الحدیث (421)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[عورتوں کے لیے صرف](#)

صفحہ نمبر 202

محدث فتویٰ